International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

نظریۂ مقاصدِ شریعت کی تفہیم اور عصری تعبیرات

Understanding the Theory of Maqāṣid al-Sharīʿah and Its Contemporary Interpretations

1. Fouzia Batool
PHD Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan,
Email: dhanak51214@gmail.com

2. Dr. Ashfaq Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: aahmed@gudgk.edu.pk

To cite this article: Fouzia Batool & Dr. Ashfaq Ahmad. 2025. "نظریۂ مقاصدِ شریعت کی تفہیم اور عصری تعبیرات: Understanding the Theory of Maqāṣid al-Sharīʿah and Its Contemporary Interpretations". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 7 (Issue 2), 20-28.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 7 || July - Dec 2025 || P. 20-28
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-7-2-2/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.07.02.u2
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	31 Dec 2025

License: This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

This article examines the theory of Maqasid al-Shariah (the objectives of Islamic law), focusing on its conceptual foundations, methodological development, and contemporary interpretations. The study begins by outlining the classical understanding of Maqasid, as articulated by early scholars such as al-Ghazali and al-Shatibi, who emphasized the preservation of essential human interests, including religion, life, intellect, lineage, and property. It then explores how this objectives-based framework functioned as a guiding principle for legal reasoning (ijtihad) within traditional Islamic jurisprudence. The article further analyzes modern reinterpretations of Maqasid al-Shariah in response to changing social, political, and economic realities. Contemporary scholars have expanded the scope of Maqasid to include values such as human dignity, justice, freedom, welfare, and good governance, arguing that these aims are consistent with the spirit of Islamic law. By engaging

with issues such as human rights, bioethics, gender justice, and public policy, modern Maqasid-based approaches seek to bridge the gap between normative Islamic principles and contemporary challenges. The study concludes that the theory of Maqasid al-Shariah offers a dynamic and flexible framework for understanding Islamic law, enabling it to remain relevant and responsive in the modern world while maintaining its ethical and spiritual foundations.

Keywords: Maqasid al-Shariah, Objectives of Islamic Law, Islamic Jurisprudence, Ijtihad, Classical Scholars, Contemporary Interpretations, Human Dignity, Justice, Human Rights, Public Welfare, Ethical Framework

تمہید

نظریہ مقاصدِ شریعت اسلامی فقہ کا بنیادی تصور ہے اس کے ذریعے اسلامی شریعت کے احکام کی روح، اس کی حکمت اور غرض وغایت کو سمجھا جاتا ہے۔ شریعت اسلامی محض ظاہری قوانین کا مجموعہ نہیں بلکہ معاشرے اور انسان کی فلاح کے لیے ایک جامع نظامِ حیات ہے۔ مقاصدِ شریعت فلاحی پہلو کو واضح کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ احکامِ الٰہی کا اصل مقصد انسان کی دنیا وآخرت کی بھلائی اور بہتری ہے۔

مقاصدِ شریعت کا مفہوم

مقاصدِ شریعت سے مراد وہ مقاصد، غایتیں اور حکمتیں ہیں جن کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے احکامِ شریعت نازل فرمائے۔ شریعت اسلامی کے تمام احکام انسان کی دینی ودنیوی فلاح اور مصلحت کے قیام کے لیے ہیں۔

لغوی معنی

اعتدال کرنا، سیدھا راستہ اختیار کرنا، قرآن مجید میں آیا ہے:

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ [1]

ترجمہ: اور سیدھے راستے کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

اصطلاحی معنی

وہ مقاصد اور حکمتیں جو اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامی کے احکام کے ذریعے بندوں کے نقصان سے بچاؤ اور فائدے کے لیے مقرر فرمائے۔

امام الشاطبیؒ کے مطابق: شریعت کا اصل مقصد انسان کے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔

قرآن میں مقاصدِ شریعت کی بنیاد

قرآن مجید میں شریعت کے احکام کے ساتھ ان کے مقاصد بھی واضح کیے گئے ہیں، مثلاً

عدل وانصاف: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ [2]

---

[1] Al-Qur'an, Al-Nahl: 9.
[2] Al-Qur'an, Al-Nahl: 90.

آسانی اور رفع حرج: يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [3]

جان کی حفاظت: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ [4]

فحاشی اور برائی کی روک تھام: إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ [5]

سنتِ نبوی ﷺ میں مقاصدِ شریعت کی بنیاد

نبی ﷺ نے فرمایا

نقصان سے بچاؤ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ [6]

نہ نقصان خود اٹھاؤ نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔

آسانی اور رحمت: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ

انسانی جان کی حرمت: اس دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالی کے نزدیک ایک مسلمان کے ناحق قتل سے کم تر ہے۔ ترمذی۔

نظریہ مقاصدِ شریعت کا تاریخی ارتقاء

اسلامی شریعت صرف احکام کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک نظامِ زندگی ہے۔ اس نظریے کی جڑیں عہدِ نبویؐ سے شروع ہوتی ہوئی عہدِ صحابہ کرام، عہدِ تابعین اور ان کے بعد ائمہ اُصول کے ذریعے ایک منظم علم کی صورت اختیار کرتی ہیں۔

عہدِ صحابہ میں فہمِ مقاصد

صحابہ کرام کے دورِ حیات میں مقاصدِ شریعت ایک مستقل علم کے طور پر رائج نہیں تھے، مگر صحابہ کرام کا دین کا فہم مقاصدی شعور سے بھرا ہوا تھا۔ ان کی خصوصیات میں نمایاں خصوصیت مقاصد کو سمجھنا نصوص کے ظاہری الفاظ سے، حالات کے مطابق اجتہاد، شریعت کے بنیادی اہداف: عدل، مصلحت، آسانی اور رفع حرج۔ مثالیں: حضرت عمر کا قحط کے زمانہ میں حدِ سرقہ معطل کرنا۔ مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ نہ دینا جب علت ختم ہو گئی، اراضیِ مفتوحہ کو مجاہدین میں تقسیم کرنا۔ یہ تمام مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ صحابہ مقصد کو نص پر ترجیح نہیں دیتے تھے بلکہ نص کو مقصد کی روشنی میں سمجھتے تھے۔

عہدِ تابعین میں فہمِ مقاصد

[3] Al-Qur'an, Al-Baqarah: 185.
[4] Al-Qur'an, Al-An'am: 151.
[5] Al-Qur'an, Al-Ankabut: 45.
[6] Muhammad ibn Yazeed, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Ahkam, (Beirut: Dar al-Fikr, bila sanah), Hadith: 2340.

تابعین کے دور میں اجتہاد کا دائرہ وسیع ہوا علل، مصالح اور حکمت پر زیادہ توجہ دی گئی۔ قیاس کا فروغ، عرف اور مصلحت کو اہمیت دی گئی، مختلف مکاتبِ فکر کا آغاز ہوا۔ اس دور میں مقاصد کا تصور غیر مدون مگر عملی طور پر مستعمل تھا،اس دور کی نمایاں شخصیات : امام حسن بصری،امام سعید بن مسیب،اور امام ابراہیم نخعی ہیں۔

کلاسیکی فقہاء کی خدمات

امام غزالی کی خدمات

امام غزالیؒ وہ پہلے عظیم عالم ہیں جنہوں نے مقاصدِ شریعت کو اصولی بنیادوں پر واضح کیا۔امامِ غزالی نے مقاصد کو اجتہاد کی بنیاد بنایا مگر نص کو حاکم رکھا۔ تعریف مقاصدِ شریعت:

"مقصدِ شریعت یہ ہے کہ وہ انسانوں کے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کرے" ۔ [7]

امام غزالی نے مقاصد کو ضروریات، حاجیات اور تحسینیات میں تقسیم کیا۔ضروریات خمسہ : حفظ دین۔حفظ نفس۔حفظ عقل۔حفظ نسل۔حفظ مال۔امام غزالی کی اہم کتاب المستصفیٰ فی علم الاصول ہے۔

امام شاطبی کی خدمات

امام شاطبیؒ کو مقاصدِ شریعت اسلامی کے نظریۂ کا بانی اور معمار کہا جاتا ہے۔امام شاطبی نے مقاصد کو ایک مستقل علم کی حثیت دی اور یہ بات ثابت کی کہ شریعت اسلامی کا ہر حکم کسی نہ کسی مقصد پر مبنی ہوتا ہے۔شریعت اسلامی کا مزاج مصلحت پر قائم ہے۔امام شاطبی کی کتاب الموافقات فی اصول الشریعہ مقاصدِ شریعت اسلامی میں سنگ میل کی حثیت رکھتی ہے۔

مقاصد شریعت کی اقسام

ضروریات

یہ ایسی بنیادی ضروریات ہیں جن کے بغیر انسان کی زندگی، معاشرہ اور دین قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر یہ سب نہ ہو تو دنگا فساد، جنگ جدال اور تباہی پیدا ہو جاتی۔ شریعت اسلامی کے زیادہ تر احکامات انکے تحفظ کے لیے ہیں۔ ضروریات کا تعلق ضروریاتِ خمسہ سے ہے۔ ضروریاتِ خمسہ وہ پانچ بنیادی چیزیں ہیں ان کی حفاظت شریعت اسلامی کا اصل مقصد ہے، تحفظ دین۔ تحفظ جان۔ تحفظ عقل۔ تحفظ نسل۔ تحفظ مال۔

حاجیات

[7] Abu Ishaq al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah, (Cairo: Dar Ibn Affan, 2000 CE), Vol. 2, p. 8.

یہ سب ایسے امور ہیں جو زندگی کو قابل برداشت اور آسان اور بناتے ہیں۔ حاجیات کے نہ ہونے سے انسانی زندگی ختم تو نہیں ہوتی لیکن انسان کی زندگی میں مشقت اور تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی مثالیں، اجارہ، تجارت، شراکت، سفر میں نماز قصر اور روزہ چھوڑنے کی اجازت، جیسے معاملات وغیرہ شامل ہیں۔

تحسینیات

یہ سب ایسے امور ہیں جو انسان کی زندگی کو مہذب، خوبصورت اور اخلاقی بناتے ہیں۔ ان سب امور کا تعلق اچھے اخلاق، آداب، اور حسنِ معاشرت سے ہے۔اس کی مثالیں، سچائی، صفائی، طہارت، حیا، خوشبو، اچھا لباس، کھانے پینے کے آداب، عدل وغیرہ۔

ضروریاتِ خمسہ کی تفصیل

حفظِ دین

اس سے مراد دین کی بقاء اور اس پر عمل کو یقینی بنانا ہے۔ ارتداد کی حرمت، روزہ، ایمان، نماز، ،حج، اور دعوت و تبلیغ۔

حفظِ نفس

انسان کی جان کو تحفظ فراہم کرنا، قصاص ودیت، قتل کی حرمت، ضرورت اور علاج کے وقت حرام چیز کے استعمال کی اجازت۔

حفظِ عقل

انسانی عقل کو ہر اس چیز سے دور رکھنا جو اسے تباہ کرنے کا سبب بنے جیسے نشہ آور اشیاء اور شراب کی حرمت، علم حاصل کرنے کی ترغیب، فہم اور سوچ کی حفاظت۔

حفظِ نسل

خاندان اور نسل کو محفوظ رکھنا۔ زنا کی حرمت، نکاح کی مشروعیت، نسب کا تحفظ، پردہ اور پاک دامنی کے احکام۔

حفظِ مال

حفظِ مال سے مراد مال کو ضائع ہونے سے بچانا۔ سود کی حرمت، ڈاکہ، چوری، زکواۃ اور صدقات اور تجارت کے اصول۔

مقاصدِ شریعت اور فقہی استنباط

فقہی استنباط سے مراد وہ علمی عمل ہے اس کے ذریعے قرآن وسنت اور دیگر شرعیت کے دلائل سے احکامات اخذ کیے جاتے ہیں۔ مقاصدِ شریعت فقہی استنباط میں روح کا درجہ رکھتے ہیں۔ فقہی استنباط مقاصدِ شریعت میں فقہ کو جامد ہونے سے بچاتے ہیں۔نئے مسائل کو حل کرنے کے لیے شریعت کی وسعت اور لچک کو ظاہر کرتے ہیں۔

امام شاطبیؒ کے مطابق:

"جو حکم مقاصد کے خلاف ہو وہ شریعت کا حقیقی حکم نہیں ہو سکتا۔" [8]

[8]Abu Ishaq al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2000 CE).

نص اور مقصد کا باہمی تعلق

نص کی حیثیت

نص (قرآن وسنت) شریعت اسلامی کی بنیاد ہے۔ مقاصد شریعت کو نص سے ہی سمجھا جاتا ہے۔

مقصد کی حیثیت

مقصد قرآن وسنت کی حکمت اور علت کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ نص کی تعبیر کرنے میں مدد دیتا ہے۔

توازن

قرآن وسنت (نص) کے علاوہ مقصد گمراہی ہے مقصد کے بغیر قرآن وسنت (نص) جمود ہے۔ درست فقہ اسے کہا جاتا ہے جو قرآن وسنت کے دائرے کار میں رہتے ہوئے مقصد کو ملحوظ خاطر میں رکھے۔

قیاس میں مقاصدِ شریعت کا کردار

قیاس اصل اور فرع کے درمیان مشترک علت کی بنیاد پر حکم کا اطلاق ہے۔ علت اصل میں کسی مقصد کی نمائندہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر شراب کی حرمت میں علت: نشہ۔۔ اس کا مقصد: عقل کی حفاظت کرنا۔ اس مقصد کو بنیاد بنا کر دیگر نشہ آور اشیاء پر بھی حرمت کا حکم لاگو ہوتا ہے۔ مقصد کے بغیر قیاس کرنا محض ظاہری مماثلت بن جاتا ہے۔

استحسان میں مقاصدِ شریعت کا کردار

استحسان سے مراد عام قیاس کو چھوڑ کر کسی قوی دلیل یا مصلحت کی بنا پر مختلف حکم اختیار کرنا اور تحقیقِ مصلحت استحسان کا اصل محرک رفع حرج ہے۔ یہ شریعت کے اس مقصد پر مبنی ہے: "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے۔" مثال: ضرورت کے تحت بعض معاملات میں قیاس کے خلاف نرمی۔ استحسان دراصل مقاصد کی عملی تطبیق ہے۔

مصالح مرسلہ میں مقاصدِ شریعت کا کردار

مصالح مرسلہ وہ مصلحتیں جن پر کوئی صریح نص نہ ہو مگر شریعت کے عمومی مزاج کے مطابق ہوں۔ یہ براہِ راست مقاصدِ شریعت سے ماخوذ ہوتی ہیں، شرط یہ ہے کہ: کسی نص کے خلاف نہ ہوں، کسی بنیادی مقصد کو تقویت دیں۔ مثالیں: ٹریفک قوانین، شناختی دستاویزات، تعلیمی وعدالتی نظام۔ یہ سب حفظِ نفس، مال اور نظمِ اجتماعی کے مقاصد سے جڑے ہیں۔ [9]

عصری مسائل اور مقاصدِ شریعت

مقاصدِ شریعت (حفظ دین، جان، عقل، نسل، مال) سلامی قانون کی روح ہیں۔ عصری مسائل میں۔

جدید ٹیکنالوجی

[9] Abu Ishaq al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2000 CE), p. 195.

عالمی نظام

سماجی تبدیلیاں

اجتہاد کے ذریعے مقاصدِ شریعت کی روشنی میں نئے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے جیسے فقہ اسلامی میں:

ڈیجیٹل معیشت

ماحولیاتی تحفظ

انسانی وقار اور عدلِ اجتماعی[10]

جدید ریاست، قانون اور انسانی حقوق

جدید ریاست کا تصور

آئین

شہری حقوق

قانون کی بالادستی

عدل، مساوات، مشاورت

مذہبی آزادی

جان ومال کا تحفظ[11]

معاشی نظام اور ماحولیاتی مسائل

اسلامی معاشی نظام کی بنیاد

سود کی حرمت

عدل وتوازن

دولت کی منصفانہ تقسیم

عصری مالیاتی مسائل

بینکنگ اور اسلامی فنانس

کرپٹو کرنسی

انشورنس

غربت اور معاشی ناہمواری[12]

[10]Muhammad al-Tahir Ibn Ashur, Maqasid al-Shari'ah al-Islamiyyah (Tunis: Dar al-Salam, 2000 CE), pp. 68-75.
[11]Wahbah al-Zuhayli, Usul al-Fiqh al-Islami, (Damascus: Dar al-Fikr, 1999 CE), pp. 1025-1035.
[12] Muhammad Taqi Usmani, Islam aur Jadeed Ma'ishat o Tijarat, (Karachi: Mua'rif al-Qur'an, 1990 CE).

طب، بائیو ٹیکنالوجی اور اخلاقی چیلنجز

جدید طبّی ترقیات:

آرگن ٹرانسپلانٹ

جینیاتی انجینئرنگ

کلوننگ، آئی وی ایف

مصنوعی ذہانت، اے آئی

زندگی کی ابتداء اور اختتام

انسانی وقار

قدرتی توازن میں مداخلت[13]

عصری تعبیرات مقاصدِ شریعت

عصرِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کی تعبیرات میں وسعت آئی ہے تاکہ جدید مسائل کا جواب دیا جا سکے۔ چند نمایاں جہات یہ ہیں:

انسانی حقوق اور انسانی وقار: جدید تعبیرات میں انسانی عزت، مساوات، انصاف اور آزادیِ ضمیر کو مقاصد کے دائرے میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

سماجی انصاف اور فلاحی ریاست: غربت کے خاتمے، معاشی توازن، شفافیت اور احتساب کو حفظِ مال اور حفظِ نفس کے ضمن میں سمجھا جاتا ہے۔

علم تعلیم اور ٹیکنالوجی: حفظِ عقل کے تحت معیاری تعلیم، تحقیق، اور سائنسی ترقی کی سرپرستی کی جاتی ہے—بشرطیکہ اخلاقی حدود برقرار رہیں۔

ماحولیاتی تحفظ: جدید فقہی فکر میں ماحولیات کا تحفظ بھی انسانی بقا اور امانتِ ارضی کے تناظر میں مقاصد سے جوڑا جا رہا ہے۔

اجتہاد اور قانونی تطبیق: بدلتے حالات میں نصوص کے مقاصدی فہم کے ساتھ اجتہاد کو اہمیت دی جاتی ہے تاکہ قانون جامد نہ ہو بلکہ با معنی رہے۔[14]

جدید مسلم مفکرین کی آرا

شیخ محمد الطاہر ابنِ عاشور

انہوں نے مقاصد کو اصولِ فقہ کا مستقل سرچشمہ قرار دیا۔ "مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ" میں آزادی، نظمِ اجتماعی اور انسانی تہذیب کو شریعت کے اعلیٰ مقاصد کہا۔

---

[13] Wahbah al-Zuhayli, Usul al-Fiqh al-Islami, (Damascus: Dar al-Fikr, 1999 CE), pp. 5470-5485.

[14] Abu Ishaq al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2000 CE).

علامہ علال الفاسی

انہوں نے مقاصد کو اصلاحِ فرد و معاشرہ سے جوڑا۔ سماجی انصاف کو شریعت کا مرکزی مقصد قرار دیا۔

فضل الرحمٰن

انہوں نے اخلاقی مقصدیت پر زور دیا۔ قرآن کو ایک اخلاقی وژن کے طور پر سمجھنے کی دعوت دی۔ نص سے مقصد حاصل کرو، مقصد کو عصرِ حاضر پر منطبق کرو۔

جاوید احمد غامدی

انہوں نے شریعت کے مقاصد کو فطرتِ انسانی سے مربوط کیا۔ دین کو تزکیہ، عدل اور احسان کا نظام قرار دیا۔

ڈاکٹر جاوید جاسر عودہ

یہ مقاصد کو کھلا، باہم مربوط اور کثیر سطحی نظام سمجھتے ہیں۔[15]

اجتہاد مقاصد کی نئی جہات

عصری دنیا میں اجتہادِ مقاصدی درج ذیل نئی سمتوں میں آگے بڑھ رہا ہے:

اجتماعی اجتہاد

فرد واحد کے بجائے، فقہاء، ماہرینِ معاشیات او رسماجی سائنسدانوں کی مشترکہ کوشش۔

ریاستی و پالیسی اجتہاد

آئین، قانون سازی، انسانی حقوق، اقلیتوں کے حقوق کو مقاصد کی روشنی میں دیکھنا۔

ترجیح المقاصد

تعارض کی صورت میں مقاصد میں اعلیٰ مقصد کو ترجیح دینا، جزوی مصلحت پر کلی مصلحت کو فوقیت۔

نئی انسانی ضروریات کی شمولیت

انسانی وقار، مذہبی آزادی، ماحولیاتی تحفظ، ڈیجیٹل اخلاقیات کو جدید مقاصدی فہرست میں شامل کرنا۔

نتائج

نظریۂ مقاصدِ شریعت، شریعتِ اسلامی کی روح ہے جو احکامات کو انسان دوست اور وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ بناتا ہے۔ عصری تعبیرات اس روح کو زمانے کے تقاضوں کے مطابق زندہ رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ عصری تعبیرات کے ذریعے یہ نظریہ آج بھی معاشرتی، قانونی اور اخلاقی مسائل کے حل میں مؤثر رہنمائی فراہم کرتا ہے، بشرطیکہ نصوص کی پاسداری اور علمی دیانت کے ساتھ اس سے استفادہ

[15] Muhammad al-Tahir Ibn Ashur, Maqasid al-Shari'ah al-Islamiyyah (Tunis: Dar al-Salam, 2000 CE).

کیا جائے۔ یہ نظریہ مذہب اور جدید دنیا کے درمیان مکالمہ قائم کرتا ہے، انتہاپسندی سے بچاتا ہے، اور قانون و اخلاق کو انسانی بھلائی کے مشترک مقصد پر مرکوز رکھتا ہے۔ اگر یہ تعبیرات علمی، اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری کے ساتھ کی جائیں تو اسلام ہر دور میں انسانیت کے لیے رہنمائی فراہم کر سکتا ہے۔ بصورت دیگر، یہ عمل فائدے کے بجائے نقصان کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس لیے مقاصدِ شریعت کو مرکز بنا کر ہی عصری تعبیرات کو آگے بڑھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)